عمل مدام ذکر دوام

مولانا محمد منشاء کاشف سپرا

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔ یا ایھا الذین آمنوا ذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا (الاحزاب ۴۱۔۴۲)

اے ایمان والو (دل و زبان سے) اللہ کو خوب یاد کرو اور خاص کر صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے : **واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ (الاعراف ۲۴)** اپنے رب کا ذکر کرو اپنے جی میں (یعنی دل سے) گڑ گڑا کر اور خوف کی کیفیت کے ساتھ۔ بعض آیات میں اللہ کو بھولنے اور اس کی یاد سے غافل ہونے سے شدت کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے یہ بھی ذکر اللہ کی تاکید ہی کا ایک عنوان ہے۔ مثلا ارشاد ہے : **ولا تکن من الغافلین (الاعراف:۲۰۵)**

اور نہ ہونا تم غفلت والوں میں سے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: **ولا تکونو کالذین نسوااللہ فانساھم انفسھم (الحشر:۱۹)** اور تم ان میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اس کی پاداش میں اللہ نے ان کو ان کے نفس بھلا دیئے اور خدا فراموشی کے نتیجہ میں وہ خود فراموش ہو گئے۔ بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ فلاح اور کامیابی اللہ کے ذکر کی کثرت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ارشاد ہے: **واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (الجمعہ ۱۰)** اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو پھر تم فلاح و کامیابی کی امید کر سکتے ہو۔ بعض آیات میں حق تعالیٰ کی طرف سے اہل ذکر کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ذکر کے صلہ میں ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا خاص معاملہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اجر عظیم سے نوازا جائے گا چنانچہ سورہ احزاب میں ایمان والے بندوں اور بندیوں کے چند دوسرے ایمانی اوصاف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے۔ **والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما**۔ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اس کے بندے اور اس کی بندیاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں اور بندیوں کیلئے تیار کر رکھی ہے، خاص بخشش اور عظیم ثواب۔ اسی طرح بعض آیات میں آگاہی دی گئی ہے کہ جو لوگ دنیا کی بہاروں اور لذتوں میں منہمک اور مست ہو کر اللہ کی یاد سے غافل ہو جائیں گے وہ ناکام اور نامراد رہیں گے۔ مثلا سورہ منافقون میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذالک فاؤ لئک ھم الخاسرون۔ (المنافقون ۹)

ایمان والو تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو لوگ اس غفلت میں مبتلا ہونگے وہ بڑے گھاٹے اور نقصان میں رہیں گے۔ دانش مند اور صاحب بصیرت بندے وہی ہیں جو ذکر اللہ سے غافل نہیں ہوتے جس کا لازمی مفہوم یہ ہے کہ جو ذکر اللہ سے غافل ہوں وہ عقل و بصیرت سے محروم ہیں سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنھار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم ۔ الخ

یقیناً زمین و آسمان کی تخلیق میں اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں کھلی نشانیاں ہین ان ارباب دانش کیلئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں (اور اس سے غافل نہیں ہوتے)

اور مناسک حج کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

انما جعل الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار لاقامة ذكر الله

بیت اللہ کا طواف اور صفاء مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی یہ سب چیزیں ذکر اللہ ہی کیلئے مقرر ہوئی ہیں اور جہاد کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله لعلکم تفلحون (انفال ۴۵) اے ایمان والو جب تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے کسی دشمن فوج سے تو ثابت قدم رہو اور قدم جما کر جنگ کرو اور اللہ کا ذکر کرو امید ہے کہ تم فلاح یاب ہو گے۔ اور ایک حدیث قدسی میں ہے **ان عبدی کل عبدی الذی یذکرنی وھو ملاق قرنه۔**

میرا بندہ وہ ہے جو اپنے حریف مقابل سے جنگ کے وقت بھی مجھے یاد کرتا ہے اور نماز کے بارے میں ارشاد ہے:

اقم الصلوٰة لذکری

میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔

قرآن وحدیث کے ان نصوص سے ظاہر ہے کہ نماز سے لیکر جہاد تک تمام اعمال صالحہ کی روح اور جان ذکر اللہ ہے اور یہی ذکر اور دل وزبان سے اللہ کی طرف سے وہ پروانہ ولایت ہے کہ جس کو عطا ہو گیا وہ واصل ہو گیا اور جس کو عطا نہیں ہوا وہ دور اور مہجور رہا یہ ذکر اللہ والوں کے قلوب کی غذا اور ذریعہ حیات ہے اگر وہ ان کو نہ ملے تو جسم ان قلوب کیلئے قبور بن جائیں اور ذکر ہی سے دلوں کی آبادی ہے اگر دلوں دنیا اس سے خالی ہو جائے تو وہ بالکل ویرانہ ہو کر رہ جائے اور ذکر ہی ان کا وہ ہتھیار ہے جس سے وہ روحانیت کے رہزنوں سے جنگ کرتے ہیں اور وہی ان کیلئے وہ ٹھنڈا پانی ہے جس سے وہ اپنے باطن کی آگ بجھاتے ہیں۔ اور وہی ان کی بیماریوں کی وہ دوا ہے کہ اگر ان کو نہ ملے تو ان کے دل گرنے لگیں اور وہی وسیلہ ربط ہے ان کے اور علام الغیوب رب کے درمیان۔ کیا خوب کہا گیا ہے:

اذا مرضنا تداوینا بذکرکم فنترک الذکر احیانا فنتکس

جب ہم بیمار پڑ جاتے ہیں تو تمہاری یاد سے اپنا علاج کرتے ہیں اور جب کسی وقت یاد سے غافل ہو جائیں تو مرنے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس طرح بینا آنکھوں کو روشنی اور بینائی سے منور کیا ہے اسی طرح ذکر کرنے والی زبانوں کو ذکر سے مزین فرمایا ہے اسی لئے اللہ کی یاد سے غافل زبان اس آنکھ کی طرح ہے جو بینائی سے محروم ہے اور اس کان کی طرح ہے جو شنوائی کی صلاحیت کھو چکا ہے اور اس ہاتھ کی طرح ہے جو مفلوج ہو کر بیکار ہو گیا ہے۔

ذکر اللہ ہی وہ راستہ اور دروازہ ہے جو حق جل جلالہ اور اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوا ہے اور اس سے بندہ اس کی بارگاہ عالی تک پہنچ سکتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے

فنسیان ذکر الله موت قلوبھم واجسامھم قبل القبور قبور

اللہ کی یاد سے غافل ہو جانا اور فراموش کر دینا ان کے قلوب کی موت ہے اور ان کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے ان کے مردہ دلوں کی قبریں ہیں۔

وارواحھم فی وحشة من جسومھم ولیس لھم حتیٰ النشور نشور

اور ان کی روحیں سخت وحشت میں ہیں ان کے جسموں سے اور ان کیلئے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں۔

اور حدیث میں ہے **وعن عبدالله بن بسر رضی الله عنه ان رجلا قال یا رسول الله ان شرائع الاسلام قد کثرت فاخبرنی بشئی اتشبث به قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر الله (ترمذی)**

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی مجھ پر اسلام کے بہت سے احکام ہیں مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جسے حرز جاں بنالوں سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ایسا کرو کہ تمہاری زبان سے اللہ کے ذکر سے تر ہی رہے۔

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عبداللہ نام، اور صفوان کنیت ہے۔ آپ انصار میں مازنی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں حضور ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کا پورا گھرانہ آپ کے والدین اور بہن بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے جریر بن عثمان اور حسان بن نوح نے آپؓ سے روایات بیان کیں آپؓ نے ۸۸ھ میں بمقام حمص میں وفات پائی۔ **ان لله وانا الیه راجعون (الریاض المستطابه)**

لغت: اتشبث: اتشبث بالشی (تعلق به (مختار الصحاح الامام

الرازی)

یعنی تشبث کے معنی کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانا اور لولگانا ہے۔

رطبا: قال الطبی " رطوبة اللسان عبارة عن سهولة جريانه كما ان يبسه عبارة عن صده ثم ان جريان اللسان عبارة عن مداومة الذكر فهو من اسلوب قوله تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ، حاشيه رياض الصالحين) حضرت طیبیؒ فرماتے ہیں۔ زبان کی تری سے مراد اس کا جاری و ساری رہنا اور جیسا کہ زبان کی خشکی کے معنی اس کا بند ہوجانا اور رک جانا ہے پھر زبان کا جاری رہنا دوام ذکر سے عبادت ہے گویا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ذکر میں ہیشگی اور دوام ظاہر کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر تم مسلمان ہو یعنی ہر وقت اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کئے رکھو اور اسی حال میں موت آجائے۔

تشریح:

اللہ کی یاد روح کی غذا ہے جس طرح جس کو غذا نہ ملے تو وہ نحیف ہوجاتا ہے کمزور ہوجاتا ہے یہاں تک کہ جان کے لالے پڑجاتے ہیں اسی طرح روح کو خوراک میسر نہ ہو تو وہ بھی پرمردہ ہوجاتی ہے افسردہ ہوجاتی ہے یہاں تک کہ انسان حقیقی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس حقیقت کو لسان نبوت ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر مثل الحی والمیت (بخاری و مسلم)

اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اس شخص کی سی ہے جسمیں زندگی کے آثار نمایاں ہیں اور اس شخص کی مثال جو یاد الٰہی سے غافل ہے ایسی جیسے کہ کوئی میت۔

جیسا کہ قرآن حکیم سورۃ منافقون میں پہلے ذکر کیا ہے اسی حقیقت کو اجاگر کیا ہے۔ مومن کے قلب کی ٹھنڈک، دل کا اطمینان، روح کی بالیدگی، اور زندگی کی نموذکر اللہ ہی میں ہے ارشاد ہوتا ہے:

الذین آمنوا وتطمئن قلوبهم بذكر الله الا بذكر الله تطمئن القلوب(الرعد) وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے، یاد رکھو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ جسے اللہ کی رحمت کی جستجو ہے اسے لازم ہے کہ رب تعالیٰ کے ذکر وشکر سے اپنی زبان کو تر رکھے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون (البقرة)

سوتم یاد کرو مجھ کو میں یاد رکھوں گا تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو۔

اس آیت کی روشنی میں اس حدیث پر غور کرو۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله تعالیٰ یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاه (رواه البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں جب اس کے دونوں ہونٹ ہلتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کو یاد کرنا اور بندہ کا رب تعالیٰ کی معیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت ونگرانی میں لے لیتا ہے اور برائی ونافرمانی سے بچا کر صراط مستقیم پر اسے گامزن رکھتا ہے (اللہ اکبر) انسان کیلئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے اللہ کے نیک بندے اپنے مولا وآقا کی اس رحمت وسعادت سے کبھی محروم نہیں رہتے وہ ہر وقت اور ہر آن رب کائنات کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہیں سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے یہاں تک کہ اپنی معیشت کماتے ہوئے بھی وہ یاد الٰہی سے غافل نہیں اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں کہتے: **ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔** اے رب ہمارے یہ عبث نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اس آیت مبارک کی جیتی جاگتی تفسیر تھی۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ یذکر الله علی کل احیانه (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں منہمک رہتے تھے

مقام ذکر

اسی طرح حدیث میں ہے:

عن معاذ بن جبل قال ماعمل

العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله (رواه مالك والترمذى وابن ماجه) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکر الٰہی سے بہتر اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔

عن عبدالله بن عمر عن النبى ﷺ انه كان يقول لكل شىء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله ومامن شىء الخ.

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے۔

دوسرے اعمال کے مقابلہ میں ذکر اللہ کی افضلیت

عن ابى الدرداء قال قال رسول الله ﷺ الا انبئكم بخير اعمالكم وازكها عند مليككم وارفعها فى درجاتكم وخيرلكم من انفاق الذهب والورق وخيرلكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله (رواه مالك واحمد والترمذى وابن ماجه)

حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ خدا کا ذکر ہے۔

عن انس قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا ومارياض الجنة قال حلق الذكر (رواه الترمذى)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزرو تو میوہ خوری کرو صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے۔

بہترین مال ذکر، شاکر دل مومن بیوی ہے

حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **والذين يكنزون الذهب والفضة**) یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں ہم اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے پس بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے۔ (یعنی سونے اور چاندی کے سوا جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: **فقال افضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة مومنة تعينه على ايمانه** ۔بہترین خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے۔ اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کی مددگار ہے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ)

اور مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الٰہی کی مجلسوں کو پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے، یہاں تک کہ بھری جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے پھر جب منتشر ہو جاتی ہے ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے زیادہ ذکر الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو زمین پر ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے

تو ان کا کیا حال ہوتا؟ اور میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ چیز بھی دی جو انہوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ) فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا وہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ اکثرو ذکر الله حتیٰ یقولوا مجنون (رواہ احمد ابو یعلی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ذکر اتنا اور اس طرح کرو کہ لوگ کہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔

تشریح:

اہل دنیا جو تعلق باللہ کی دولت سے محروم ہیں جب کسی ایسے اللہ والے کو دیکھتے ہیں جس کو یہ دولت نصیب ہے اور اس کی وجہ سے وہ دنیا کی طرف سے کسی قدر بے فکر اور اللہ کی یاد اور اس کی رضا طلبی میں منہمک ہے اور اسی کے نام کی رٹ لگا رہا ہے تو اپنے خیال کے مطابق وہ اس کو دیوانہ کہتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ خود ہی دیوانے ہیں۔

اوست دیوانہ کہ دیوانہ نہ شد
اوست فرزانہ کہ فرزانہ نہ شد

بقیہ:۔ پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب

ہیں۔ چہرے کی تروتازگی میں کوئی فرق نہ تھا۔ مرحوم کی میت ان کے آبائی گاؤں چک 479 گ ب سمندری لیجائی گئی اور 20 مارچ کی صبح ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس موقع پر بھی ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے والوں کا جم غفیر تھا۔ ثاقب صاحب نے مختلف اوقات میں تین شادیاں کیں۔ اولاد صرف پہلی بیوی سے ہی ہے دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو بیویاں والدہ، پانچ بھائی اور ایک بہن اور ہزاروں مداح سوگوار چھوڑے۔ میرے ساتھ ان کی خط و کتابت بھی رہی ہے ایک یادگار خط ملاحظہ کیجئے:

محترم جناب رمضان جانباز السلفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبعد:

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ ابتسام صاحب نے آپ کے جلسے کیلئے وعدہ کر لیا ہے اشتہار وغیرہ چھپوا کر فوراً ان سے رابطہ کر لیں۔ رات کو اگر ممکن ہو تو ان (ابتسام صاحب) سے ٹیلی فون پر بات بھی کر لیں۔ بہر حال وہ انشاء اللہ ضرور آئیں گے۔ بھرپور تیاری کریں۔

والسلام

عطاء الرحمن ثاقب 23-08-93

جانے والے اپنے پیچھے خوش گوار یادیں چھوڑ جاتے ہیں۔ میں نے اپنے اس محسن کے ساتھ وابستہ یادوں کی یہ مختصر سی بزم سجائی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

اللھم اغفر له وارحمه وادخله الجنة الفردوس

مفت حاصل کریں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل مسائل پر مشتمل سات اقسام کے اشتہارات کا سیٹ مفت منگوائیں:

☆اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام
☆سورۃ فاتحہ خلف الامام
☆آمین بالجہر کا ثبوت
☆اثبات رفع الیدین
☆اوقات نماز کی محمدی دائمی جنتری
☆نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت
☆کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟

ایک سوال دس شکلیں۔

صرف بارہ روپے ڈاک خرچ بھیج کر مفت منگوائیں۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یاسین راہی مدیر ادارہ
تبلیغ اسلام اہلحدیث جام پور ضلع راجن پور پنجاب فون:0641-567218

جامعہ تعلیم البنات (شاہکوٹ) کا قیام

بچیوں کیلئے معیاری درسگاہ کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

شعبہ جات: حفظ القرآن و ناظرہ، درس نظامی، اور تفسیر القرآن

نوٹ: بچیوں کی رہائش کا بھی انتظام ہے۔

منجانب: پرنسپل صاحبہ جامعہ تعلیم البنات
انارکلی بازار وارڈ نمبر 2 گلی نمبر 1 شاہکوٹ